جناب محمد علی خاں میکش

فیضِ اقبال

سونے والوں کو پیامِ صبحِ نو دیتی ہوئی
خواب کی دنیا اٹھی انگڑائیاں لیتی ہوئی

مطلعِ مشرق پہ چمکا آفتابِ شاعری
ہر کرن جس کی بنی تارِ ربابِ شاعری

دل پہ تھا جو داغِ غفلت اس کو آہیں دھو گئیں
خونِ مشرق میں ہزاروں بجلیاں حل ہو گئیں

ضبط کے زخمِ نہاں فریاد سے بھرنے لگے
یعنی بندے بھی خدا سے گفتگو کرنے لگے

عارضِ پرنور جھلکا گیسوئے شب رنگ سے
جوئبارِ سازِ دل نکلی سکوتِ سنگ سے

اشکِ خونیں میں نظر آتی تبسم کی جھلک
نغمۂ بلبل بنی خاموش پھولوں کی مہک

کارواں بڑھنے لگا تیزی سے منزل کی طرف
کائناتِ درد خود کھنچنے لگی دل کی طرف

جاگ اٹھا مشرق دلِ اقبال کی دھڑکن گواہ
واہ کا محشر لیے آتی ہے جس کے لب پہ آہ

قلبِ شاعر سے صداقت لے کے نکلی شاعری
سچ کہا ہے "شاعری جزویست از پیغمبری"